بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیسا اور عجیب بے بسی کا عالم ؟؟؟

قارئین اکرام آج کل خلیفہ رابع جو احمدیہ جماعت قادیان کے چوتھے امام تھے کے حوالے سے ایک ای میل گردش کر رہی ہے۔اس ای میل / ویڈیو کلپ میں مرزا طاہر احمد صاحب کی ایک نہایت ہی دردمندانہ دعائیہ اپیل (جو انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں اپنی ہی جماعت کے افراد کے سامنے رکھی) کو اجاگر کیا جارہاہاہے۔ آپ خلیفہ رابع مرزا طاہر احمد اپنے خطاب میں نہایت ہی درد اور کرب کی حالت میں اُن احمدیوں سے جنہیں وہ ساری زندگی حشر اتالارض سے بھی بدتر مخلوق سمجھتے تھے سے دعا کی استدعا کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"۔۔۔مذکورہ نشانات صداقت میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ایک وعدہ کا بھی ذکر فرمایاہے۔وہ یہ ہے:"تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کیلئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک اور شخص کھڑا کیا جائے گا۔"(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۱،۱۸۲)

آگے مرزا طاہر احمد فرماتے ہیں۔۔۔

"میری عاجزانہ درخواست یہ ہے کہ میرے لیے دعا کریں خدا مجھے ہی وہ مبارک وجود بنادے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل میں سے ہے اور فرمایا یہ وعدہ ہے کہ تیری نسل سے ایک شخص کو کھڑا کیا جائے گا۔"

آگے مرزا طاہر احمد فرماتے ہیں۔۔۔"اس دعا نے مجھے بہت دردناک کر دیا ہے۔اور میں اسی درد کے ساتھ آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے ہی وہ مبارک وجود بنادے۔"(الفضل انٹر نیشنل مورخہ ۶/اکتوبر تا ۱۲/اکتوبر ۲۰۰۰ء)

اے خلافت احمدیہ کے پروانو!! آیئے اب ہم آپ کے سامنے آپ کے خلیفہ جی کے مندرجہ بالا دل ہلا دینے والے بیان کا تجزیہ پیش کرتے ہیں۔ اور اس حقیقت کو آپ پر کھولتے ہیں کہ آپ کے حضور کی آواز کیوں بھر آئی جب آپ نے اپنے بارے احمدیوں سے دعا کی درخواست کی تھی۔

خلیفہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ اسلام سے خداتعالیٰ کے کس وعدہ کی طرف اشارہ کر رہے تھے؟؟

اے خلافت کے نشے میں مخمور مذہبی طور پر نابلد احمدیو!!اس خطاب میں مرزا طاہر احمد نے اُسی وعدہ الہٰی کا ذکر کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو پیشگوئی مصلح موعود کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ اسلام سے فرمایا تھا۔وہ مبارک وجود جس کے ہاتھ پر غلبہ اسلام کا کام انجام پذیر ہونا بارگاہ الہٰی میں قرار پایا تھا۔ جس کا ظہور جلال الہٰی کے ظہور کا موجب ہونا تھا۔ جسے آپ مسیح موعود علیہ اسلام نے اپنا ہی ظل قرار دیا اور فرمایا تھا:۔

"اس لئے وہ جز اور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے۔کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں۔پس اگر ظلی طور پر وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو تو کچھ حرج نہیں۔"روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ نمبر ۳۱۶،۳۱۷)

مرزا طاہر احمد صاحب کے والد مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی جو ۱۹۴۴ میں مصلح موعود کا جھوٹا دعویٰ کر چکے تھے۔یعنی وہ وجود جس کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ اسلام سے کیا گیا تھا۔اور جس کے بارے میں اب مرزا طاہر احمد احمدیوں سے یہ التجا کر رہے تھے کہ دعا کریں کہ اللہ ان کو ہی وہ مبارک وجود بنادے۔کیسی عجیب بات ہے، منافقت اور دوغلے پن کی انتہا،ساری جماعت سے یہ خلیفے مرزا محمود کے جھوٹے دعویٰ کا ڈھول

پٹواتے رہے اور اب مرزا طاہر خود اس بابرکت وجود کی تمنا دل میں لیے گھوم رہے تھے کہ اگر وہ بابرکت وجود سے متعلقہ الہامی پیشگوئی میرے والد پر فٹ نہیں ہو سکی تو میں حاضر ہوں۔ وہ مجھے پر فٹ ہو جانی چاہیئے۔ اے احمدی بھائیو!!! کیا سارے مذاہب عالم میں اس قسم کی مذہبی اجارہ داری، الہامات کے نام پر سر عام غنڈہ گردی کی مثال آپ کو کہیں اور ملے گی؟؟؟؟ ہر گز ہر گز نہیں۔

یقیناً مرزا طاہر احمد نے اپنی والد مرزا بشیر الدین محمود احمد کی اُن کی طویل مفلوج الحال بیماری کے آخری ایام میں خوب خدمت کی ہو گی۔ اور وہ دل خراش صدائیں بھی اُنہوں نے خوب سنی ہونگی جو مرزا بشیر الدین محمود المعروف مصلح موعود کے کمرہ سے گونجا کرتی تھی۔ "میں مصلح موعود نہیں ہوں۔ "میں مصلح موعود نہیں ہوں۔ "میں مصلح موعود نہیں ہوں۔ "میں مصلح موعود نہیں ہوں۔"۔ آج باپ کی یہی درد بھری دل خراش صدائیں تھیں جو اس خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو مضطرب کئے ہوئے تھیں کیونکہ وہ اپنے باپ کے دھوکے پر مبنی دعویٰ کی حقیقت سے بخوبی واقف ہو گیا تھا۔۔۔ جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

قارئین اکرام کس قدر شاطر ہیں یہ خلیفے اور کس قدر ذہنی کم مائیگی، کُندی اور تطہیر کا شکار ہیں یہ بیچارے حالات کے مارے ہوئے احمدی:۔

مبارک موعود وجود اور پھر وہی نسل کا جھانسا۔ پنجابی کی ایک ضرب المثل مشہور ہے۔ ''انھاں ونڈے ریوڑیاں تے مُڑ مُڑ اپنیاں نوں'' ۔ یہ نام نہادی خدائی خلیفے اپنے پیروکاروں کو حشرات الارض سے بھی کمتر سمجھتے ہیں۔ وہ مبارک وجود یعنی حضورؑ تو یہ فرماتا ہیں:۔

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں، نسلیں ہیں میری بے شمار۔

جب خدا تعالیٰ کے کسی فضل کا مصداق بننا ہو تو یہ اس کی نسل کا بِلا پکڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور دوسروں کو محض دعاؤں اور غلامی کی حد تک رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اور کس قدر مکاری کے ساتھ سادہ لوح احمدیوں کو "نسل" کا جھانسا دیتے ہیں۔ اور اُن کے باپ نے بھی اسی جھانسے میں ڈال کر احمدیوں کو گمراہی کی ڈگر پہ ڈال دیا تھا۔

آخر میں مرزا طاہر احمد فرماتے ہیں۔ اس دعا نے مجھے بہت دردناک کر دیا ہے

قارئین کرام ذرا غور فرمایئے کیا کبھی دعائیں بھی انسان کو دردناک کر دیتی ہیں۔ اور دعائیں بھی وہ جس میں آپ خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے وارث بننے کے خواہش مند ہوں۔ کیا یہ اس بابرکت وجود کے بارے میں دعا ہی تھی جس نے آپ کو درد سے بھر دیا تھا۔ کیا وہ بابرکت وجود کہیں موعود زکی غلام مسیح الزماں ہی نہیں تھا جو آپکے سامنے کھڑا تھا اور اُسکی ہیبت آپ پر سوار تھی؟؟؟ اور وہ پیدا ہونے والے حالات جن کی چمکار سے آپ خوف زدہ اور بوکھلاہٹ کا شکار تھے۔ کیا آپ نہیں دیکھ سکتے جماعت کا آپ کے بعد کا خلیفہ آپ کی بوکھلاہٹ کی کس شدت سے عکاسی کرتا ہے جو پچھلے بارہ (۱۲) سالوں میں سوائے ہاں ہوں ہی کے کچھ بھی کہنے کی لیاقت نہیں رکھتا؟؟؟؟؟

Dr M Ahmed Amir JAIP UK

مورخہ ۶/ نومبر ۲۰۱۵ء